Scotopia Vol 10, Issue 2, December 2025/M.M.I.Alam,PP.82-85

Scotopia:A multidiscipilinary biannual peer-reviewed e-journal
ISSN:2455-5975
Website:https://scotopia.in/

پریم چند کی دیہی کہانی: سوا سیر گیہوں

Premchand's Folk Story:Sawa Ser Gehoon

MIR MD IQBAL ALAM

Faculty

Department of Urdu

Hiralal Mazumdar Memorial College for Women, Dakshineswar

پریم چند کا تعلق دیہات اور دیہی زندگی سے رہا ہے۔ فالک کلچر کو پریم چند نے اپنے دل و دماغ سے جیا۔ ان کی کہانیوں کی موضوعات میں ہمیں دیہاتی زندگی، اس کا کلچر اور اس کی زبان کا عمدہ نمونہ ملتا ہے۔ انہوں نے دیہاتی عوام کی زبوں حالیوں اور پسماندگیوں کو اپنے ناولوں اور افسانوں کا موضوع بنایا۔ اسی ضمن میں شہزاد منظر لکھتے ہیں ۔

> ''پریم چند کا تعلق دیہات سے تھا اور روزگار کے سلسلہ میں شہر منتقل ہونے کے باوجود انھوں نے لکھتے وقت دیہی زندگی کو فراموش نہیں کیا اور ان کے ان گنت مسائل کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا۔ پریم چند نے اردو میں پہلی بار معاشرے کے بعض کرداروں مثلاً زمیندار، پٹواری، پولیس کا سپاہی، داروغہ، کسان، اس کی بیوی اور اس کے بچے وغیرہ کو پیش کیا۔ پریم چند سے قبل اردو میں یہ کردار ناپید تھے۔'' [۱]

پریم چند کا نام سنتے ہی دیہات کا منظر ہماری آنکھوں کے سامنے اس طرح عیاں ہوجاتا ہے کہ جیسے ہم پریم چند کی کہانیاں پڑھ یا سن نہیں رہے رہیں بلکہ بطور ناظرین ہم اس کہانی میں، اسی جگہ، اسی گاؤں میں ان کرداروں کے درمیان غائبانہ طور پر موجود ہوکر ان کرداروں کے حرکات وسکنات اور ان پر گزرے واردات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کرداروں پر جب ظلم ہوتا ہے ہمارے دل سے ایک اوف کی سی آواز آتی ہیں۔ دیہی زندگی پر مبنی پریم چند کی کہانیوں کے اکسرو بیشتر مرکزی کردار مظلوم بطور

Scotopia Vol 10, Issue 2, December 2025/M.M.I.Alam,PP.82-85

Scotopia:A multidiscipilinary biannual peer-reviewed e-journal
ISSN:2455-5975
Website:https://scotopia.in/

کسان ومزدوراورظالم بطورجاگیردارہواکرتے ہیں۔ان کہانیوں میں مظلوم پرظلم ہونے والے مناظرکودیکھ کرہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پریم چندجب تک حیات سے رہے،ان دیہاتیوں،مزدوروں،کسانوں اورمظلوموں کے لیے دعائیں کی۔وہ اپنی زندگی کا بیشترحصہ شہرمیں بسرکرتے ہیں لیکن دیہات کواپنے دل ودماغ میں ہمیشہ جگہ دیتے ہیں۔پریم چنداپنی علالت کے وقت دیانارائن نگم کوایک خط میں لکھتے ہیں۔

" بھائی انسان کابس چلے توکہیں دیہات میں جابسے،دوچارجانورپال لےاورزندگی کودیہاتیوکی خدمت میں گزاردے۔" ۲۔

پریم چندایک درجن سے زائدناول اور۳۰۰سے زائدافسانوں کے خالق ومالک ہیں۔اسرارِمابعد،ہم خرماوہم ثواب،کشنا،جلوہ ایثار، بازارِحسن،گوشۂ عافیت،چوگانِ ہستی،نرملا،بیواہ،غبن،میدان عمل،گئودان،منگل سوتر(نامکمل)پریم چند کے ناول ہیں۔پریم چند کے افسانوی مجموعے سوزوطن،پریم پچیسی،پریم بتیسی،خاک پروانہ،خواب و خیال،فردوس خیال،پریم چالیسی،نجات،آخری تحفہ،زادراہ،دودھ کی قیمت،واردات ہیں۔پریم چند کے مشہورافسانوں کے نام کفن،سواسیرگیہوں،عیدگاہ، شطرنج کی بازی،حج اکبر، وغیرہ ہیں۔ان کی تقریباًنوے فیصدکہانیاں فالک کلچرپرمبنی ہیں۔

جدوجہدآزادی،قوم وملت، اشتراکی مسائل،جہیزکی لعنت،دیہاتی زندگی وغیرہ پریم چندکی کہانیوں کے موضوعات ہیں۔ان موضوعات میں دیہی زندگی کاموضوع اورلاک کلچرپریم چندکے دل سے نکل کرلاکھوں دلوں میں گھرکرجاتے ہیں۔

بلاشبہ پریم چندنے اپنی کہانیوں کےمرکزی کردارزیادہ تردیہی زندگی کے سے جڑے شخصیات کوبنایاہےجن میں ہوری اورشنکرایسے دو کردارہیں جوبطورہیرو پیش کیے گئے ہیں۔ہوری ناول گؤدان کاہیروہے۔شنکرافسانہ سواسیرگیہوں کامرکزی کردارہے۔سواسیرگیہوں پریم چندکےافسانوی مجموعہ فردوس خیال(۱۹۲۹)کےسولہ افسانوں میں سے ایک افسانہ ہے۔افسانہ سواسرگیہوں کاشنکرایک کمزورکردار ہے۔یہ عقیدت پرستی کےاس اندھیری دنیامیں پہنچ جاتاہےجہاں حقیقت اور علمیت کی کرنوں کاپہنچنا،ناگوارگزرتاہے۔پروہیت سوا سیرگیہوں کے بدلےسودسمیت پانچ من کےگیہوں طلب کرتاہےاوردھمکی دے کرکہتاہےکہ۔

"اگریہاں نہ دوگےبھگوان کےگھرتودوگے۔" ۳۔

شنکرکاعقیدہ یہ ہے کہ براہمن کے بہی کھاتے میں اگرحساب رکھاتونرک جاؤں گا۔یہی سوچ،یہی خیال،یہی عقیدہ،یہی ڈرشنکرکو

Scotopia Vol 10, Issue 2, December 2025/M.M.I.Alam,PP.82-85

Scotopia:A multidiscipilinary biannual peer-reviewed e-journal
ISSN:2455-5975
Website:https://scotopia.in/

کمزور بنادیتا ہے۔اسی کمزور آواز میں وہ پروہیت کوصرف یہ کہہ پاتا ہے کہ ۔

> " مہاراج تمہارا جتنا ہوگا یہی دوں گا۔ایشور کے یہاں کیوں دوں؟اس جنم میں توٹھوکر کھا ہی رہا ہوں اس جنم کے لیے کیوں کاٹے بوؤں؟ مگر یہ کوئی نیائے نہیں ہے۔تم نے رائی کا پربت بنا دیا۔برہمن ہو کے تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔اسی گھری تقاضا کرلیا ہوتا تو آج میرے اوپر بڑا بوجھ کیوں پڑتا۔میں دے دوں گا لیکن تمہیں بھگوان کے یہاں جواب دینا پڑے گا۔" ۴ ؎

شنکرظلم کے خلاف دبے لفظوں میں آواز بلند کرتا توہے لیکن ناکام ہوکر مظلوم ہی بنے رہنا پڑتا ہے۔شنکر کا بیٹا کمزور کردار ہے۔شنکر غلامی کرر ہاہے۔بیٹا بھی اسی کے نقش قدم پر چل کر غلامی کرتا ہے۔یہاں کسی طرح کا کوئی احتجاج نہیں۔

ہر زمانے میں بھائیوں میں درار عام بات ہوتی چلی جارہی ہے۔ہابل اورقابل سے لے موجودہ دور میں بھائیوں کے درمیان آپسی رنجش اوردراراس طرح جگہ کرجاتی ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوجاتے ہیں۔گزربسر،کھان پان سب الگ ہوجاتا ہے۔پریم چندکی کہانیوں میں بھی یہ برائی پائی جاتی ہے جوکہ حقیقت پر مبنی ہے۔سوا سیر گیہوں کاشنکراوراس کے بھائی میں بٹوارا ہوتا ہے۔شنکر کا بھائی منگل ایک غیر متحرک کردار ہے۔پریم چند نے اس کردار کوبس دو لمحے کے لیے اس کہانی میں پیش کیا ہے۔گھریلوں تشادم کے بنا پران دونوں میں تکرار پیدا ہوجاتی ہے،یہ دونوں بھائی کبھی ایک ہی چولھے پر بنے کھانا نوش فرماتے اوراب دونوں الگ ہوچکے،دونوں میں اب کینہ نے جگہ لے لی۔جب دونوں ایک ساتھ تھے،کسان تھے یعنی خوش الحال لیکن الگ ہوکر دونوں مزدوں ہوگئے۔دونوں کی ترقی رک گئی،دونوں کازوال ہوگیا۔اسی ضمن میں سوا سیر گیہوں کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو ۔

> " سات سال گذر گئے۔پروہت جی برہمن سے مہاجن ہوئے۔شنکر کسان سے مزور ہوگیا۔اس کا چھوٹا بھائی منگل اس سے الگ ہوگیا تھا۔ایک ساتھ رہ کر دونوں کسان تھے،الگ ہوکر دونوں مزدور ہوگئے تھے۔شنکر نے بہت چاہا کہ نفاق کی آگ بھڑکنے نہ پاوے۔مگر حالت نے اس کو مجبور کردیا۔جس وقت الگ چولھے جلے وہ پھوٹ پھوٹ کررویا۔" ۵ ؎

بیس سال تک غلامی کی زندگی گزار کرشنکر زندگی کی بازی ہار گیا۔اس پروہت جی کے فیصلے کے مطابق اس کا جائز وارث یعنی بیٹا ہے۔اوراب اس کی قرض کی ادائیگی کا ذمہ داراس کا بیٹا ہوگا۔

پریم چندکا ماننا ہے کہ یہ کہانی کوئی افسانہ نہیں بلکہ ایک حقیقی کہانی ہے۔پریم چند کے مطابق :افسانے کی تحریر تک وہ پروہت کا غلام ہے

Scotopia Vol 10, Issue 2, December 2025/M.M.I.Alam,PP.82-85

Scotopia:A multidiscipilinary biannual peer-reviewed e-journal
ISSN:2455-5975
Website:https://scotopia.in/

اور باپ کے نا کردہ گناہوں کی بھگتان کر رہا ہے۔ کہانی کا اختتام اس اقتباس سے ہوتا ہے ۔

> ''شنکر نے پنڈت جی کے یہاں بیس برس تک غلامی کرنے کے بعد اس غم کدے سے رحلت کی۔ ایک سو بیس ابھی تک اس کے سر پر سوار تھے۔ پنڈت جی نے اس غریب کو ایشور کے دربار میں تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ پس انہوں نے اس کے جوان بیٹے کی گردن پکڑی۔ آج تک وہ پنڈت جی کے یہاں کام کرتا ہے۔ اس کا ادھار کب ادا ہوگا، ہوگا بھی یا نہیں، ایشور ہی جانے۔'' ۶ے

پریم چند اس افسانے کو فرضی قصہ قرار نہیں دیتے، کیونکہ دنیا میں آج بھی دیہاتوں میں اسی طرح کے پنڈت، پروہت اور سادھوؤں کے علاوہ مہاجنین اور برہمن موجود ہیں جو غریبوں کا خون آج بھی اسی طرح چوس رہے ہیں۔ پریم چند کا یہ افسانہ؛ سوا سیر گیہوں دیہی زندگی کے اس کلچر کو اجاگر کیا ہے جو جس میں غریب ظلم وستم کا شکار ہوتا ہے اور آخر کار اسی ظلم کے زیر اثر دم توڑ دیتا ہے۔

حوالہ جات (References)

۱۔''جدید اردو افسانہ'' از شہزاد منظر، ناشر: منظر پبلیکیشنز، کراچی، سن اشاعت: ۱۹۸۲، صفحہ: ۱۷۱

۲۔ پریم چند کے خطوط از مدن گوپال، ناشر: مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی، سن اشاعت: ۱۹۶۸

۳۔ سوا سیر گیہوں از پریم چند، افسانوی مجموعہ فردوس خیال، ناشر: انڈین پریس لمیٹڈ، الہ آباد، سن اشاعت: ۱۹۲۹، صفحہ نمبر: ۲۱۱

۴۔ سوا سیر گیہوں از پریم چند، افسانوی مجموعہ فردوس خیال، ناشر: انڈین پریس لمیٹڈ، الہ آباد، سن اشاعت: ۱۹۲۹، صفحہ نمبر: ۲۱۲

۵۔ سوا سیر گیہوں از پریم چند، افسانوی مجموعہ فردوس خیال، ناشر: انڈین پریس لمیٹڈ، الہ آباد، سن اشاعت: ۱۹۲۹، صفحہ نمبر: ۲۰۸

۶۔ سوا سیر گیہوں از پریم چند، افسانوی مجموعہ فردوس خیال، ناشر: انڈین پریس لمیٹڈ، الہ آباد، سن اشاعت: ۱۹۲۹، صفحہ نمبر: ۲۲۰